230

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱۰/

۶ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۱۲ احسان ۱۳۳۰ ہش	۱۲ جون ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جون :- بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ۔ اس سے قبل بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۸ جون کو باہر نکلنے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کو لو لگ گئی تھی جس سے سردرد کی شکایت ہو گئی ۔ ۹ جون کو طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ یگانہ پہلوان ہیں آپ کے تیر کبھی خطا نہیں جاتے آپ نشانوں کی رو سے تیروں کے مالک ہیں اور شیطان کے ہلاک کنندہ ہیں ۔ آپ ایک باغ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے پھل اور خوشے میرے دل کے قریب کئے گئے ہیں ۔ میں نے آپ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا ہے ۔ اور چمک دمک میں موٹے موتیوں کی طرح پایا ہے ۔ عیسیٰ جیسے چل بسے گذر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں ۔ اور بخدا وہ مجھ سے ملے بھی ہیں ۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۴ و ۵۹۶)

انگلو ایرانین آئل کمپنی کے صدر دفتر پر ایرانی پرچم لہرا دیا گیا

تہران ۱۱ جون :- آج خوزستان کے علاقہ میں انگلو ایرانین آئل کمپنی کے صدر دفتر پر ایرانی پرچم لہرا دیا گیا حکومت ایران کی طرف سے خوزستان کے گورنر امیر علائی کی موجودگی میں کمپنی کے دفاتر کی عمارتوں پر ایران کا قومی پرچم لہرایا گیا۔ جب وہ پرچم لہرانے کی رسم ادا کر رہے تھے ۔ ایرانی عوام کا ایک بہت بڑا مجمع پرجوش نعرے لگا لگا کر قلبی مسرت کا اظہار کر رہا تھا ۔ ایرانیوں کے نزدیک انگلو ایرانین کمپنی اس دن سے ہی جب کہ حکومت نے اسے قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا تھا ۔ "قومی آئل کمپنی" میں تبدیل ہو چکی ہے ۔ اور اس دن کے بعد سے کمپنی نے تیل برآمد کرنے کے سلسلے میں جو روپیہ بھی کمایا ہے ۔ از روئے قانون ایرانی حکومت ہی اس کی جائز مالک و متصرف ہے ۔

انگلو ایرانین آئل کمپنی کے دو ڈائریکٹر مسٹر جیکسن اور مسٹر النگٹن آج لندن سے بذریعہ طیارہ تہران پہنچ گئے ۔ ہوائی اڈے پر حکومت کا کوئی نمائندہ ان کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا ۔ کمپنی کے ایک دو غیر ملکی ملازموں اور چند ایک پولیس کے سپاہیوں کی موجودگی میں ہی وہ ہوائی اڈے پر اترے ۔ اور کمپنی کے دفتر روانہ ہو گئے ۔ باقی دو ڈائریکٹر مسٹر گارڈینر اور مسٹر این اے گاس کل کسی وقت لندن سے تہران پہنچ جائیں گے ۔ بدھ کے روز سے حکومت ایران اور ڈائریکٹران کے درمیان بات چیت شروع ہو جائے گی ۔

پنڈت نہرو کی طرف سے عدم تعاون کا اعلان

نئی دہلی ۱۱ جون :- ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اعادہ کیا ۔ کہ ہندوستان سلامتی کونسل کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کریگا ۔ کیونکہ جس قرارداد کے مطابق وہ یہاں آرہے ہیں وہ ہندوستان نے منظور نہیں کی ہے ۔ انہوں نے البتہ ان کی تشریف آوری پر ان کی خاطر تواضع میں کمی نہیں کی جائے گی ۔ رہا ان کو کشمیر پہنچانے کا سوال تو اس کا تعلق براہ راست کشمیر کی حکومت سے ہے ۔ پنڈت نہرو نے برطانیہ اور امریکہ پر الزام لگایا کہ وہ کشمیر کے بارے میں جانبداری سے کام لے رہے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی حکومت نے اس بنا پر دونوں سے احتجاج کیا ہے ۔ پنڈت جی نے مزید کہا کہ کشمیر کے بارے میں دونوں ملکوں کا تصور بے بنیاد اور حقیقت سے دور ہے سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہے ۔ کہ دونوں ملکوں کے اخبار پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں ۔ مقبوضہ کشمیر میں آئین ساز اسمبلی طلب کرنے کے سوال پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا ۔ میری حکومت اور شیخ عبد اللہ کی حکومت جو کچھ کرنا چاہتی ہے ۔ کسی ملک کو اس میں دخل دینے کا اختیار نہیں ہے ۔ نہ وہ کسی کی مداخلت برداشت کریگی

حیدرآباد میں نئے بجلی گھر کا قیام

حیدرآباد (سندھ) ۱۱ جون :- حکومت سندھ حیدرآباد میں ایک نیا بجلی گھر قائم کر رہی ہے ۔ جس پر ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ۔ یہ بجلی گھر ۱۵ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کر سکیگا ۔ سندھ میں جو نئے کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں انہیں یہ بجلی گھر آسانی بجلی مہیا کر سکے گا ۔

دہلی میں فرقہ وارانہ فساد

نئی دہلی ۱۱ جون :- کل رات یہاں جامع مسجد کے قریب فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جس میں بارہ افراد زخمی ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ اہم مقامات پر پولیس بٹھا دی گئی ہے تاکہ فساد آگے بڑھنے نہ پائے

مشرقی بنگال میں تعلیمی سکیموں پر ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا

ڈھاکہ ۱۱ جون :- مشرقی بنگال کے وزیر تعلیم ڈاکٹر عبد الحمید نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ۔ کہ مشرقی بنگال کی حکومت آئندہ دو سال میں تعلیمی ترقی کی سکیموں پر ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ کرے گی ۔ یہ اخراجات مرکز سے حاصل ہونے والی ساڑھے پانچ کروڑ کی اس امدادی رقم میں سے کئے جائیں گے ۔ جو رفاہ عامہ کی صوبائی سکیموں کے لئے منظور ہوئی ہے ۔ صوبے کی تعلیمی سکیموں پر مجوزہ اخراجات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا ۔ کہ ۵۰ لاکھ روپے مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم پر خرچ ہوں گے ۔ جو ۱۶ اگست سے باقاعدہ رائج ہو رہی ہے ۔ علاوہ ازیں ۲۵ لاکھ روپیہ متحدہ دسب ڈویژنوں کے ثانوی مدرسوں کے لئے ۱۹ لاکھ روپے کتب خانوں کی ترقی کے لئے اور دس لاکھ روپے تعلیم نسواں کو مزید فروغ دینے کے لئے مخصوص کئے جائیں گے ۴۴ طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے غیر ممالک میں بھیجا جائے گا ۔ نیز فنون لطیفہ کا ایک ادارہ قائم کرنے کے علاوہ تاریخی اور تعلیمی فلمیں تیار کرنے کے لئے ۱۵ لاکھ روپے کے مصرف سے ایک فلم سٹوڈیو تیار کرنے کی سکیم بھی زیر غور ہے ۔ دو نئی یونیورسٹیاں بھی قائم کی جائیں گی ۔ شمالی علاقوں کی سہولت کے لئے ایک نیا میڈیکل کالج کھولنے کا بھی ارادہ ہے ۔ جو چاٹگانگ میں قائم ہونے والے میڈیکل کالج کے علاوہ ہوگا ۔

راولپنڈی سازش کا مقدمہ

سماعت آئندہ جمعہ سے شروع ہو جائیگی

حیدرآباد (سندھ) ۱۱ جون :- آج سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ راولپنڈی سازش کے مقدمہ کی سماعت کے لئے خاص عدالت قائم کی گئی ہے ۔ وہ آئندہ جمعہ سے مقدمہ کی سماعت شروع کرے گی ۔

...عوام کو اس امر کا پابند کرنا ہوگا ۔ کہ وہ ٹڈی دل کے حملوں کے وقت سرکاری افسروں کی اسی طرح مدد کریں ۔ جس طرح وہ سیلاب آنے یا بند وغیرہ کا بند ٹوٹ جانے کے وقت کیا کرتے ہیں ۔

ایک نئے آرڈی ننس کی تجویز

حیدرآباد (سندھ) ۱۱ جون :- حکومت سندھ ایک نیا آرڈی ننس جاری کرنے پر غور کر رہی ہے ۔ اس کا مقصد یہ

اگر اہم بین الاقوامی مسائل کو جلد سے جلد حل نہ کیا گیا تو حالات پر قابو پانا ناممکن ہو جائیگا!

(ظفر اللہ خان)

کراچی ۱۱ جون :- کل شام پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک بیان میں کہا کہ بین الاقوامی مسائل کو پرامن طریقے سے حل کرنے کا نظریہ ابھی زیر امتحان ہے ۔ اور اگر زیادہ ضروری اور اہم مسائل کو جلد سے جلد حل کر لینے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو حالات بہت زیادہ بگڑ جائینگے ۔ اور یہ اندیشہ بڑھ جائے گا کہ وسیع پیمانے پر مسلح تصادم کی صورت پیدا نہ ہو جائے ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو بین الاقوامی مسائل کے متعلق بیان دے رہے تھے ۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کے امن کو جن خطرناک مقامات سے فی الحقیقت خطرہ لاحق ہے ۔ وہ مراکش سے تونس ۔ لیبیا ۔ مصر ۔ فلسطین ایران کشمیر ہند چینی کوریا اور نیوگنی تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ آپ نے خاص طور پر بتایا ۔ کہ کوریا اور ہند چینی کے سوا باقی تمام مقامات یا تو اسلامی آبادی پر مشتمل ہیں ۔ یا ان سے مسلمانوں کا مفاد وابستہ ہے ۔ بین الاقوامی امن بحال رکھنے اور دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے نقطہ نظر کے ماتحت یہ ضروری ہے ۔ کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے دنیا میں امن قائم کیا جائے ۔ دوستانہ تعلقات استوار کئے جائیں ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پسماندہ اور دکھی علاقوں کو مرفہ الحال بنایا جائے (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

"احباب جماعت احمدیہ اپنے بچّوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیں۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

نوٹ:۔ (۱) فسٹ ایر۔ الیف۔ اے۔ الیف۔ ایس سی (تمام مضامین) کا داخلہ ۴ جون سے شروع ہوکر ۱۴ جون تک رہے گا۔ کالج پراسپکٹس کالج کے دفتر سے حاصل کیا جاسکتا یا خط لکھ کر منگوایا جاسکتا ہے۔ یہ افواہ غلط ہے کہ کالج لاہور سے منتقل ہورہا ہے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

ربوہ میں زنانہ کالج کا اجراء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں زنانہ کالج جامعہ نصرت کے نام سے کھل چکا ہے احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو آئندہ تعلیم کے لئے ربوہ بھجوائیں تاکہ وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور دینی ماحول حاصل کرسکیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہوگا۔ فی الحال صرف فسٹ ایر (الیف۔ اے) کھولی گئی ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ سے منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ ۴ جون سے شروع ہوچکا ہے جو دس دن تک جاری رہے گا۔

چودہ جون بروز جمعرات سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کالج کا افتتاح فرمائیں گے۔ آنے والی طالبات کو چاہیئے کہ وہ افتتاح سے پہلے پہلے پہنچ جائیں۔

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

بقیہ صفحہ ۳

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لاکر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالےٰ کے فرشتے اترتے ہیں۔ اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں کہ تم خوف اور غم نہ کرو تمہارے لئے وہ بہشت ہے۔ جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں۔ اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں۔ اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے۔ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے۔ اور آئندہ زندگی میں بھی ملیگی لیکن اس جگہ یاد رہے کہ الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے۔ جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے۔ یا ایک مصرعہ بناکر دوسرا سوچتا رہتا ہے۔ تو دوسرا مصرعہ دل میں پڑتا ہے۔ سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے۔ بلکہ یہ خدا کے قانون قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے۔ جو شخص اچھی باتیں سوچتا ہے۔ یا بری باتوں کے لئے فکر کرتا ہے۔ اس کی تلاش کے موافق کوئی بات ضرور اس کے دل میں پڑ جاتی ہے۔ ایک شخص مثلاً نیک اور راستباز آدمی ہے جو سچائی کی حمایت میں چند شعر بناتا ہے۔ اور دوسرا شخص جو ایک گندہ اور پلید آدمی ہے اپنی شعروں میں جھوٹ کی حمایت کرتا ہے اور راستبازوں کو گالیاں نکالتا ہے۔ تو بلاشبہ یہ دونوں کچھ نہ کچھ شعر بنالیں گے۔ بلکہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ راستبازوں کا دشمن جو جھوٹ کی حمایت کرتا ہے بباعث دائمی مشق کے اس کا شعر عمدہ ہو۔ سو اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے۔ تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راستبازی اور راستبازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قلم اٹھاتا اور افتراؤں سے کام لیتا ہے۔ خدا کا ملہم کہلائے گا۔ دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دلوں میں پڑتے ہیں۔ کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے۔ تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بسا اوقات فکر کرکے اچھے اچھے طریق نقب زنی کے نکال لیتا ہے۔ اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خون ناحق کرنے کی اس کے دل میں گذر جاتی ہیں تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں۔ ہرگز نہیں بلکہ ان لوگوں کا خیال ہے جن کو اب تک اس سچے خدا کی خبر نہیں۔ جو آپ خاص مکالمہ سے دلوں کو تسلی دیتا اور ناواقفوں کو روحانی علوم سے معرفت بخشتا ہے۔ الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہوجائے۔ اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو۔ اور نہ غیر مختتم اور چند بے سروپا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پرحکمت اور پرشوکت ہو۔ تو وہ خدا کا کلام ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو تسلی دینا چاہتا ہے۔ اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۶)

ستم کرتا ہے دشمن اور ہم شرمائے جاتے ہیں

— از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے —

وہ فرماتے ہیں "مرزائی" مسلماں ہو نہیں سکتے
یہ کافر ہیں یہ کعبہ کے ثنا خواں ہو نہیں سکتے

کوئی پوچھے کہ کیوں اے "ناقدانِ فیضِ ربّانی"
خدا کے فیض کیا بندوں پہ ارزاں ہو نہیں سکتے؟

اگر سورج چمک سکتا ہے ذرّوں کی جبینوں پر
تو کیا ذرّے ہجومِ ضَو سے تاباں ہو نہیں سکتے؟

اگر بارانِ رحمت ڈھانپ لے دریا کی پہنائی
تو کیا موجوں سے پیدا رنگ طوفاں ہو نہیں سکتے؟

صبا جب اپنا آنچل آپ لہرائے بہاروں پر
تو کیا پھولوں کے سینوں میں چراغاں ہو نہیں سکتے؟

اگر دعویٰ کسی کو ہو محمّد کی غلامی کا
تو اس کے دل کے غنچے کیا گلستاں ہو نہیں سکتے؟

بقول اک دوست یہ الفاظ لب پر آئے جاتے ہیں
"ستم کرتا ہے دشمن اور ہم شرمائے جاتے ہیں"

تحریکِ دُعا

— از نواب مبارکہ بیگم صاحبہ —

عزیزی عبد اللہ خان کی طبیعت دو ماہ سے دن بدن نسبتاً" بہتر ہو رہی ہے۔ الحمد للہ پلنگ پر سہارے سے بیٹھنا شروع کردیا ہے۔ ۵ - ۱۰ منٹ کا بیٹھ جانا برداشت کرنے لگے ہیں۔ احباب جماعت اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و برادران درویشان قادیان ان ایام میں درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔ کہ اب تو بتدریج صحت ترقی پر ہی رہے۔ اور کوئی خرابی درمیان میں پیدا نہ ہو۔ اس درجہ تک صحت بھی خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور دعاؤں کی قبولیت کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ یہ کیس معمولی حالت میں بے حد خطرناک اور ناامیدی کی صورت ہی رکھنے والا تھا۔ جو ہوا وہ سب اس کے فضل و رحم سے ہی ہوا۔ اور آئندہ بھی اسی کے کرم پر انحصار ہے۔ نیز میری بچی آصفیہ مسعودہ کی حالت آجکل بہت دعاؤں کی محتاج ہے۔ التجا ہے کہ تمام بھائی بہن اس کے لئے درد دل سے دعائیں التزام سے فرماتے رہیں۔

ولادت۔ مغربی افریقہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پروفیسر سعود احمد صاحب واقف زندگی وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی (گولڈ کوسٹ) کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکی پیدا ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر سے نوازے۔ نیز دولت علم سے مالامال فرماکر خادمہ دین بننے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

روزنامہ الفضل لاہور
۱۲ جون ۱۹۵۱ء

دینیات میں عین الیقین کا ذریعہ

برٹرنیڈ رسل اس زمانے کے مشہور فلسفی ہیں انہوں نے حال ہی میں ایک ضخیم کتاب "مغربی فلسفہ کی تاریخ" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کے دیباچہ میں آپ فرماتے ہیں (یہ اردو ترجمہ ایک ماہنامہ سے نقل کیا گیا ہے)

"فلسفے کا جو مفہوم میرے ذہن میں متعین ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ دینیات اور سائنس کے بین بین ہے۔ دینیات کی طرح یہ ایسے موضوعات کے قیاسات پر مشتمل ہے۔ جن کے متعلق ابھی تک کوئی حتمی علم ہو ہی نہیں سکا۔ اور سائنس کی طرح یہ سند کی بجائے خواہ وہ سند روایت ہو یا سند الہام انسانی عقل کو اپیل کرتا ہے۔ اب ہر قسم کا معین وحتمی علم میرے خیال میں مجھ کو ایسا ہی کہنا چاہیئے سائنس کی قلمرو میں داخل ہے۔ اور یہ محض اذعان یعنی معین وحتمی علم کی حدود سے باہر ہے۔ وہ سب دینیات کی ملکیت ہے۔ سائنس اور دینیات کی ملکیتوں کے درمیان کچھ علاقہ ایسا بھی ہے، جو کسی کے قبضہ میں نہیں ہے لیکن ہے دونوں جہات سے قابل حملہ۔ یہ غیر مقبوضہ علاقہ فلسفے کی ملکیت ہے۔ قریب قریب ایسے تمام سوالات جو کسی ذہن فکر رسا کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ افسوس کہ ان کے جوابات سائنس کے پاس نہیں۔ مگر بدقسمتی یہ ہے۔ کہ خود مذہبی آدمیوں کے پاس ان سوالات کے جیسے تسلی بخش جوابات پہلے ہوا کرتے تھے۔ ویسے اب نہیں رہے۔ ان پر اعتماد روز بروز اٹھ رہا ہے۔ سوال یہ ہے کیا دنیا مادہ اور فواد میں بٹ کر رہ گئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مادہ کیا ہے؟ اور فواد (Mind) کیا ہے؟ کیا فواد تابع مادہ ہے یا اس کی اپنی ایک مستقل حیثیت اور اپنے مستقل اختیارات ہیں؟ اس کائنات کا کوئی مقصد یا اس میں کوئی وحدت ہے؟ کیا یہ کسی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے؟ کیا انسان ویسا ہی ہے جیسا کہ یہ کسی منجم کو نظر آتا ہے۔ پانی اور ناخالص کاربن کا ایک حقیر سا ڈھیلا ایک ننھے سے بے وقعت سیارے پر حالت ناتوانی میں رینگ رہا ہے۔ یا وہ ایسا ہے جیسا کہ ہملٹ کو دکھائی دیتا ہے؟ کیا وہ بیک وقت دونوں طرح ہے؟ کیا واقعی زندگی بسر کرنے کا ایک طریقہ اعلےٰ اور ایک ادنےٰ ہے، یا زندگی کے بھی راستے بے مقصود ہیں؟ اگر زندگی کی کوئی شاہراہ اعلےٰ وعظیم ہے۔ تو وہ کیسی ہے اور ہم اس کو کیونکر پا سکتے ہیں؟ کیا ضمیر کو اس لئے لازوال ہونا چاہیئے کہ وہ باقدر ہو۔ اور اگرچہ کائنات فنا کی طرف لڑھک رہی ہو۔ پھر بھی اس کی جستجو سے دل برداشتہ نہ ہو؟ کیا دانش ایسی کوئی شے ہے بھی یا یہ جو کچھ نگاہ ظاہر بین کو نظر آ رہا ہے۔ وہ محض ہماری اپنی حماقت کی سنوری ہوئی صورت ہے؟ ان ایسے سوالات کے جواب کسی معمل سے حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ مذہب ان تمام سوالوں کے صحیح اور معین جواب دینے کا مدعی ہے۔ لیکن ان جوابات کی صحت اور تعین ہی وہ چیز ہے۔ جو جدید ذہن کو متشکک کر رہی ہے۔ ان سوالات کا جائزہ لینا فلسفے کا کام ہے۔ ان کے جوابات گھڑنا نہیں۔" (یثرب لاہور نومبر دسمبر ۱۹۵۰ء ص ۱۵)

اس اقتباس میں مندرجہ ذیل جملہ قابل غور ہے۔

"قریب قریب ایسے تمام سوالات جو کسی ذہن فکر رسا کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ افسوس کہ ان کے جوابات سائنس کے پاس نہیں۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ خود مذہبی آدمیوں کے پاس ان سوالات کے جیسے تسلی بخش جوابات پہلے ہوا کرتے تھے۔ ویسے اب نہیں رہے۔"

اس کے ساتھ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کی کتاب "صراط مستقیم" کا آخری جملہ ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ان چند کلمات میں (رسالہ صراط مستقیم کی طرف اشارہ ہے ناقل) جو حضرت سید صاحب (حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ ناقل) کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں بڑے بڑے فائدے ہیں ..... منجملہ ان کے۔ زمانے کے جاہلوں کو متنبہ کرنا ہے کہ انہوں نے ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کرکے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں۔"

مغربی اور مشرقی دنیا کی یہ دو عظیم شہادتیں اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ اس وقت تمام دنیا کا جو سب سے بڑا مرض ہے وہ یہی ہے کہ دینیات میں حق الیقین کا جو ایک ہی ذریعہ یعنی الہام ہے۔ اس سے تمام دنیا منکر ہو چکی ہے۔ نہ صرف مغربی دنیا بلکہ مشرقی دنیا بھی۔ حضرت شاہ اسمٰعیلؒ حضرت سید احمد کے ساتھ شاید ۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ میں شہید ہوئے تھے۔ رسالہ "صراط مستقیم" کا سن تصنیف اگر ۱۸۲۷ء ہی مان لیا جائے تو بالا مندرجہ جملہ کو لکھے آج تقریباً سوا صدی کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اتنے عرصہ کے بعد ایک مغربی مفکر نے جس کو شاہ شہیدؒ کا کوئی علم نہیں تھا۔ دور حاضر کے لئے تقریباً وہی شہادت ایک مقتدر مغربی فلسفی نے اپنے انداز میں دی ہے۔ اگرچہ جناب رسل صاحب مرض کی صحیح تشخیص نہیں کر سکے۔ کیونکہ ان کے فلسفہ میں تعلق باللہ کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اور ان کی تحقیقات عقلیات کی حدود تک ہے۔ مگر ان کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی روح ان حدود سے باہر نکلنے کے لئے تڑپ رہی ہے۔ مگر اس کو نکلنے کو راستہ نظر نہیں آتا۔ اس لئے قیدی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا کر رہ جاتی ہے۔

۱۸۹۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مضمون جو اب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے مشہور ہے، اور جس کا ترجمہ کئی مغربی زبانوں میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ جلسۂ اعظم مذاہب لاہور میں پڑھا گیا تھا جس کے متعلق الفضل ۔ مئی ۱۹۵۱ء میں بھی ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس مضمون سے ہم مندرجہ ذیل اقتباس پیش کرتے ہیں۔ اس سے احباب اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ پیاس کی آگ جو موجودہ دور کو لگی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس پیاس کی تسکین کے لئے آب بارد ہے یا نہیں۔ اقتباس اگرچہ طویل ہے۔ مگر اس ضمن میں نہایت ضروری اور قابل غور ہے۔ کاش دنیا کے عقلمند اس پر غور کرنے کی فرصت حاصل کریں۔ پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ ایک دن ضرور یہ حقیقت دنیا کے کناروں تک پھیلے گی۔ اور آخر میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اس دور کی مادی عقلیت نے جہاں تک انسان کو پہنچانا تھا پہنچا چکی ہے۔ اس کے آگے وہ سرزمین شروع ہوتی ہے جس کے احساس کے بغیر انسانی زندگی اپنی تکمیل نہیں کر سکتی۔ اور جناب رسل کی شہادت یہی ثابت کرتی ہے۔ کہ خود عقل انسانی بھی اب اس کے کنارے پر کھڑی ہو گئی ہے۔ اور اس حقیقت کو محسوس کر رہی ہے۔ اگرچہ وہ اپنے متعین راستہ سے ہٹ کر چلنے کی جرأت نہیں پاتی۔ اور یہ ہے بھی درست کیونکہ اس نئی سرزمین کے راہنما بھی وہی ہو سکتے ہیں۔ جو اس سرزمین کے خط وخال کو پہچانتے ہوں۔ اور ان کے پاس اس میں داخل ہونے کا ویزا موجود ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو علم ہمیں ہمارے کانشنس کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے وہ علم الیقین کے مرتبہ میں داخل ہے لیکن اس پر ایک اور مرتبہ ہے۔ جو عین الیقین کہلاتا ہے۔ اور اس مرتبہ سے اس طور کا علم مراد ہے کہ جب ہمارے یقین اور اس چیز میں جس پر کسی نوع کا یقین کیا گیا ہے۔ کوئی درمیانی واسطہ نہ ہو۔ مثلاً جب ہم قوت شامہ کے ذریعہ سے ایک خوشبو یا بدبو کو معلوم کرتے ہیں اور یا ہم قوت ذائقہ کے ذریعہ سے شیریں یا نمکین پر اطلاع پاتے ہیں۔ یا قوت حاسہ کے ذریعہ سے گرم یا سرد کو معلوم کرتے ہیں۔ تو یہ تمام معلومات ہمارے عین الیقین کی قسم میں داخل ہیں۔ مگر عالم ثانی کے بارے میں ہمارا علم الٰہیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے۔ کہ جب خود بلاواسطہ ہم الہام پاویں۔ خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سنیں اور خدا کے صاف اور صحیح کشفوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں ہم بیشک کامل معرفت کے حاصل کرنے کے بلاواسطہ الہام کے محتاج ہیں، اور اس کامل معرفت کی ہم اپنے دل میں بھوک اور پیاس بھی پاتے ہیں اگر خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے پہلے سے اس معرفت کا سامان میسر نہیں کیا۔ تو یہ پیاس اور بھوک ہمیں کیوں لگا دی ہے۔ کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے یہی ایک پیمانہ ہے۔ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں۔ کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں۔ یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں۔ جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلداروں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں۔ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا۔ دل کو دیا جان کو دیا۔ وہ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے رہ کر مرتے رہیں، اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس زندہ خدا کا انا الموجود کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں۔ اور ایک طرف انا الموجود خدا کا کہنا تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں۔ جو فلاسفر کہلا کر اندھے رہے۔ وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے غرض اگر خدا تعالےٰ نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جلشانہ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے۔ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتلا۔ جو راہ ان لوگوں کی ہے۔ جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔ اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں۔ جو انسان کو براہ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک

(باقی دیکھیں ص۲ کالم اول پر)

رمضان المبارک کے احکام

(۲)

رقم فرمودہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روزہ کے باطنی فوائد

یہ تو روزہ کے ظاہری فوائد ہیں (جو کہ گذشتہ قسط میں درج ہو چکے ہیں) لیکن اب میں اس کے باطنی فوائد بتاتا ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ انسان روزے رکھے اور یونہی اپنے آپ کو بھوک اور پیاس میں مبتلا کرے؟ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی وجہ بتا دی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ کہ روزے کی غرض یہ ہے کہ تم پرہیزگار بنو۔ پرہیزگار اس کو کہتے ہیں کہ جو لغو اور حرام سے بچے۔ روزہ کیا ہے؟ روزہ میں انسان سے یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ کام جو وہ نہیں کر سکتا اسے بھی کر سکے۔ مثلاً کھانا اور پینا انسان کے لئے کتنا ضروری ہے لیکن روزہ کے ذریعہ سے مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ بھوکا رہ سکے اور کہا جاتا ہے کہ تم اسے چھوڑ دو تاکہ تم سمجھو کہ جب تم یہ ضروری چیز چھوڑ سکتے ہو تو غیر ضروری باتیں بھی اگر چاہو تو چھوڑ سکتے ہو۔ اور جب ایک شخص حلال چیز کو چھوڑ سکے گا تو حرام چیزوں کو کس طرح قبول کر سکتا ہے۔ اور جب وہ جائز شہوات کو روک سکے گا تو حرام کو کیوں نہ روک سکے گا۔ روزہ کا یہی فائدہ ہے کہ انسانوں پر ظاہر کیا جائے کہ جب تم حلال کو چھوڑ سکتے ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ حرام کو نہ چھوڑو۔

پھر حدیث میں آتا ہے للصائم فرحتان روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوتی ہیں۔ ایک خوشی روزہ رکھنے والے کے لئے وہ ہوتی ہے جبکہ وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ خدا کو ملے گا۔

روزہ میں صبر کی مشق

اس کے ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ روزہ میں صبر کی بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ کیونکہ جب ایک انسان بھوک اور پیاس پر صبر کر سکتا ہے تو وہ اور کاموں پر بھی صبر کرے گا اور صبر کرنے والوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ مع الصابرین کہ میں خود صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں اور روزہ اس لئے بھی فرض کیا گیا ہے تا انسان صبر کر سکے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مشکلات بھی آتی ہیں اور اگر ان مشکلات پر صبر کرنے کی عادت اور مشق نہ ہو تو انسان گھبرا جائے۔

روزہ فضول عادتوں کو چھڑاتا ہے

پھر روزہ انسان کو محتاط بھی بنا دیتا ہے اور بہت سی ایسی فضول عادتوں کو جنہیں انسان بظاہر سمجھتا ہے کہ وہ چھوٹ نہیں سکتیں چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً بعض لوگوں کو نسوار۔ پان۔ افیم۔ حقہ کی عادت ہوتی ہے۔ لیکن روزہ ان تمام چیزوں کو چھوڑنے کی مشق کرا دیتا ہے۔ کیونکہ جب صبح سے شام تک انسان یہ چیزیں چھوڑ دے گا تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کو بالکل ترک نہ کر سکے۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ جو روزہ رکھتا ہے لیکن لغو کلام۔ غیبت وغیرہ بدعادات سے پرہیز نہیں کرتا اس کا روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ ان بدعادات کو نہیں چھوڑتا تو اس کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بیل کے منہ پر جالی چڑھا دیتے ہیں تاکہ وہ کچھ کھا پی نہ سکے۔ اسی طرح وہ انسان اس بیل کی طرح ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ سب کچھ تو اس کی مشق کے لئے کرایا جاتا ہے۔ اگر روزہ رکھ کر بھی وہ ان عادات اور حرام چیزوں کو نہ چھوڑے تو اس کے روزہ رکھنے کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔

نماز تہجد کی مشق

پھر روزہ رکھنے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان جب سحری کے وقت اٹھتا ہے تو اس کو تہجد کی نماز کے لئے بھی اٹھنے کی مشق ہو جاتی ہے۔ اور تہجد ایک ایسی نماز ہے جس میں خدا تعالیٰ کا قرب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ تو روزہ تہجد کی بھی مشق کرا دیتا ہے۔

نفلی روزے

ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی ہوتے ہیں اور اگر کسی کو توفیق ہو تو چاہیئے کہ وہ نفلی روزے بھی رکھے۔ اور یہ ہر ماہ میں تین دن اور حج کے دن محرم کی دسویں تاریخ اور شوال کے شروع میں عید کے بعد چھ دن روزے رکھنے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ نفلی روزوں سے ہی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ فرض تو ایک فرض ہے۔ جس کا ادا کرنا ہمارے لئے لازمی اور ضروری ہے صرف نفلی روزے ایسے ہیں جو ہم خود اپنی خوشی سے رکھتے ہیں۔ چونکہ ان کا رکھنا فرض نہیں قرار دیا گیا اس لئے ان کا اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔

افطاری میں جلدی

اس کے ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ افطاری میں جلدی کرنی چاہیئے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی فوراً روزہ افطار کر دینا چاہیئے اور سحری صبح ہونے کے بالکل قریب کھانی چاہیئے مثلاً یہ نہیں کہ دو بجے ہی اٹھ کر سحری کھا لے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ لوگ اچھے رہیں گے جو فوراً سورج کے غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لیں۔ اور صبح ہونے کے قریب رکھیں۔

یہ قرآن شریف کے احکام کا خلاصہ ہے۔ جو روزوں کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔

وتروں میں دعائے قنوت

"میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ قنوت وتروں میں پڑھنی چاہیئے؟ فرمایا ہاں ضرور چاہیئے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ بعض مولوی اس دعائے قنوت کو کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں۔ فرمایا وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ یہ دعا قنوت ہے:۔

اللّٰھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللّٰھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعیٰ و نحفد ونرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق۔

اکثر قنوت سے پہلے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور بعض نہیں اٹھاتے سب جائز ہیں۔ یہ بڑی عجیب اور توحید سے بھری ہوئی دعا ہے۔ ایسے الفاظ توحید کے سوائے اس سید المرسلین سید المعصومین صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سے ادا نہیں ہو سکتے۔ اور یہ خاص الٰہی تعلیم ہے۔ ان پاک الفاظ کے بھی قربان اور اس منہ کے بھی قربان جس منہ سے یہ الفاظ نکلے۔" (تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۶۲) (بدر ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء)

آج کیوں اترا رہی ہے صحن گلشن کی ہوا

(حسن رہتاسی مرحوم)

ابتدا سازم بنامِ پاک آں بے ابتدا
آنکہ در ذاتِ قدیمش راہ نیابد انتہا

آج کیوں اترا رہی ہے صحن گلشن کی ہوا
کیوں فضائے بوستاں ہے اسقدر فرحت فزا

کیوں ترنم ریز ہیں سب طائرانِ خوشنوا
کیوں عروسِ گل کا جوبن آج ہے نکھرا ہوا

خندۂ گل کیوں اچنبھا سا نظر آتا ہے آج
کیوں نئے انداز میں اٹھتی ہے بلبل کی صدا

کیوں تبسم رو کش قہقہہ ہوا جاتا ہے یوں
خندۂ گل سے بھی ہے خاموشیٔ غنچہ سوا

نکہت گل اور غنچہ کی مہک جاں آفریں
اور یہ جاں آفرینی صنعت کلکِ قضا

یوں خمیدہ بار برگ و گل سے ہیں شاخ و شجر
پیشِ داور جس ادا سے ہو کوئی عابد جھکا

صحن گلشن میں سکوت پیہم آبِ رواں
خشیت اللہ سے دل مومن ہو جوں پگھلا ہوا

یوں لبِ جو ہے قیامِ سرو بالا جس طرح
منزلِ مقصود پر پہنچا ہوا ہو پارسا

ورقِ گل را اگر ہمے بینی بچشم معرفت
تجھ پہ کھل جائے حق و حکمت کا ہے دفتر کھلا

بس حسن اب دیکھ لی موزونیٔ طبع رواں
چھوڑ تشبیہات کو اور بر سرِ مطلب بیا

ہاں کہیں ایسا نہ ہو اربابِ محفل بول اٹھیں
آ گیا ہے بزم میں یہ بھی کوئی ہرزہ سرا

کچھ تو آخر چاہیئے ارکان و محفل کا لحاظ
وہ بھی پھر اہلِ قلم اور صاحبِ فہم و ذکا

یہ طریقہ یہ سلیقہ بزم کا یہ ربط و ضبط
شاذ و نادر ہی ملے گا میر* صاحب کے سوا

اک نظر اصحاب مجلس کی طرف بھی چاہیئے
ہیں ہمہ تن گوش سب یار و عزیز و آشنا

صد گرہ دارد۔ گرہ بر مصرعۂ درثمین
نیست آساں گرہ بر قولِ جنابِ میرزا

گر ترا باور نیاید بر تو مے خواہم عزیز
غور کن در بندشِ الفاظ و در معنے درآ

"چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا"

*میر قاسم علی صاحب مرحوم میر مشاعرہ

فلسطین کا پسِ منظر

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل سابق مبلغ شام

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسرائیل کا قیام کیوں ہوا؟

جب میں ملک شام سے پاکستان واپس آیا تو مجھ سے یہودیوں اور عربوں کی فلسطین میں پوزیشن کے متعلق بہت سے سوالات کئے گئے۔ منجملہ ان سوالات کے ایک مندرجہ بالا سوال بھی تھا۔ میں اس مختصر مضمون کے سابقہ صفحات میں اشارۃً اس کے متعلق ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اس اہم سوال کا جواب معلومات اور ٹھوس حقائق پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ جو الگ عنوان کے ماتحت تحریر کر رہا ہوں۔

— جغرافیائی لحاظ سے فلسطین مشرق و مغرب کی سیاسیات میں بہت اہمیت رکھتا ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

— فلسطین یورپ اور مشرق بعید کے درمیان فضائی مستقر ہے۔

— تمام عرب ممالک کے وسط میں واقع ہے۔

— عراقی پٹرول کے نل فلسطین کی سب سے مشہور بندرگاہ حیفہ میں آکر ختم ہوتے ہیں اس لئے برطانیہ نے مشرقی بحیرہ روم میں اپنا جنگی بیڑا یہاں رکھا ہوا تھا تاکہ ترکی اور روس کے تمام بحری وسائل اور راستوں کی ناکہ بندی آسانی سے ہو سکے۔

— مشرق وسطےٰ کی سیاسیات و اقتصادیات میں اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے کے لئے فلسطین سے بڑھ کر کوئی اور علاقہ نہیں۔ چنانچہ مشہور سیاستدان سر مارٹن کنوے اپنی تصنیف Moroex Palestine میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"نہر سویز کو خطرہ درحقیقت مغرب کی طرف سے نہیں بلکہ مشرق کی طرف سے ہے اور آئندہ فلسطین کی طرف سے ہی خطرہ آئیگا۔ فلسطین کے پیچھے شام ہے اور شام کے بعد ترکی اور ترکی کے پیچھے یورپ کی کوئی بڑی طاقت ہوگی جو انگریزوں کے خلاف ہو سکتی ہے۔ ماضی میں جرمن مخالف تھا اور مستقبل میں شاید روس ہو۔ ویسے آئندہ کے متعلق کون کہہ سکتا ہے۔ فرانس بھی دوست کی نسبت زیادہ تر مد مقابل ثابت ہوا ہے۔ پس فلسطین پر انگریزوں کا قبضہ برطانیہ کے مفاد کے لئے نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے۔"

ڈاکٹر مارلن نے کتاب ۱۹۲۲ء میں تحریر کی ہے ان ایام میں فلسطین کو اتحادی اقوام نے سیاسی تراز میں رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ صلح کانفرنس جو "دارما" میں ہوئی اس میں انگریزوں نے امیر فیصل مرحوم کو اس بات پر سیاسی اسلوب کے ذریعہ آمادہ کر لیا کہ مجوزہ عرب ریاستوں سے فلسطین کو بالکل جدا کر دیا جائے فیصل مرحوم کو یہودی لیڈر ڈاکٹر وائزمین سے بھی مشورہ کا موقع دیا گیا۔ اور اس طریق سے برطانیہ نے عربوں کو یہ وعدہ دیا کہ تمام عرب ممالک کو آزاد کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے پسِ منظر برطانیہ کی مشرق وسطےٰ میں سیاست کام کر رہی تھی۔ یہ ایک سیاسی چال تھی جس میں برطانیہ نے عربوں کو دھوکا دیا۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء میں "لوزان معاہدہ" کی رو سے مجلس اقوام نے فلسطین کو برطانیہ کے زیر انتداب رکھنے کا فیصلہ کیا۔

لارڈ بلفورڈ نے جو وعدہ یہودیوں سے فلسطین میں قومی وطن کی تشکیل و تکمیل کے لئے کیا تھا۔ اس میں دراصل سیاسی چال تھی۔ چنانچہ اس کے متعلق پروفیسر ہیرلڈ ٹایپل کی رائے سنئے:۔

"برطانوی حکومت کے لئے اس امر کے کافی وجوہ تھے کہ اعلان بالفور کو اختیار کرے اور اس کی پوری پوری تائید کرے۔ اس کا اندازہ ان واضح فوائد سے لگایا جا سکتا ہے جو نہر سویز پر قبضہ کر لینے سے حاصل ہوئے ہیں۔ جہاں ایک مخصوص طبقہ نہ صرف انگریزوں سے دوستی رکھنے پر مجبور ہے بلکہ جہاں سے دنیا کے تمام یہودیوں کو قبضہ میں رکھا جا سکے گا۔ پس اس اعلان کی تائید برطانیہ کے دور بین مفاد کے تقاضا میں تھی۔"

(ہسٹری آف پیس کانفرنس ص۱۷۰)

سوال یہ ہے کہ دنیا بھر کے تمام یہودیوں کو کیوں خوش کیا جائے؟ اس کے متعلق مسٹر ایمری کی رائے سنئے مسٹر ایمری سابق وزیر ہند نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو برطانیہ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ان ایام میں ہمارا دماغ معاملات دفاع میں جولانی کر رہا ہے۔ اہمیت فلسطین کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نہ صرف فضائی مستقر اور نہر سویز اور بحیرہ روم کی حفاظت کے خیال سے بلکہ انڈیا سے اپنے مواصلات کے مفاد کا خیال کرتے ہوئے بھی ہم اس کی اہمیت سے غفلت نہیں کر سکتے۔ مشرقی فلسطین بحیرہ روم تک پٹرول پہنچانے کا دروازہ ہے۔ کیا آئندہ وسائل پر ہمیں اقتدار حاصل ہوگا۔ اس کے متعلق کون کہہ سکتا ہے۔ پٹرول کے ذخیرے اور بحری مرکز دونو اعتبار سے حیفہ کی اہمیت بہت ہے۔ اگر فلسطین میں ایک ترقی یافتہ اور جلد بڑھنے والی قوم ہمارے زیر احسان رہے گی تو اس کے نتائج مفید اور دوررس ہوں گے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اکتوبر ۱۹۳۶ء)

یہی وجہ ہے کہ مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے جتنے کمیشن مقرر ہوئے۔ ان سب نے یہودی اور برطانوی اقتدار کی سفارش کی۔ تاکہ دُوررس مقاصد کے حصول میں کامیابی ہو۔ جنگ عظیم اول سے پہلے فلسطین میں صرف ۰۰۰ ۸۵ یہود آباد تھے۔ مگر برطانوی انتداب کے اختتام تک یہود سات لاکھ کے قریب ہو جاتے ہیں۔

نیوز آف ورلڈ کا نامہ نگار مقیم یروشلم تحریر کرتا ہے کہ:۔

"فلسطین میں یہود کی ریاست بنانے سے برطانیہ کو وہ تمام اڈے حاصل ہو جائیں گے جن کی ضرورت ہے اور جن کی مدد سے وہ نہر سویز کا محافظ بن سکتا ہے۔ اس صورت میں فلسطین کے برطانوی نوآبادی بن جانے کا بھی امکان ہے۔"

برطانوی حکومت کی فلسطین میں یہود نوازی پالیسی نے روس اور امریکہ کو بھی اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ بھی یہودیوں کی مدد کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ لیکن ان دونوں کا مدد کرنا بھی خالی از حکمت نہ تھا۔

روس تقسیم فلسطین کے حق میں کیوں ہے؟

روس یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے مشرقی یورپ سے بھاگنے والے یہودیوں میں سے بہت سے اپنے ایجنٹ فلسطین میں آباد کر دئیے ہیں اور بڑی تعداد روس کے کارخانوں میں ایسے لوگوں کی موجود ہے جو فلسطین جانے کے لئے تیار ہیں تاکہ روس امریکہ کی نسبت اپنا اثر و اقتدار فلسطین میں زیادہ قائم رکھ سکے۔

عرب ممالک کے نمائندگان نے علی الاعلان اس بات کا اظہار کر دیا ہے کہ روس فلسطین پر اپنا اقتدار جمانا چاہتا ہے۔ روس کی للچائی ہوئی نگاہیں ہمیشہ بحیرہ روم پر رہی ہیں۔ وہ دردانیال پر قبضہ کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اور مڈل ایسٹ کی سیاسیات میں وہ اقتدار کا خواہاں ہے۔ روس کا کہنا ہے کہ امریکہ پٹرول کی وجہ سے فلسطین میں قدم جمانا چاہتا ہے۔ یہ بلاشبہ درست ہے۔ مگر خود روس بھی تو بحیرہ روم پر نگاہ ڈالے ہوئے ہے۔

امریکہ تقسیم کے حق میں کیوں ہے؟

فلسطین چھوٹا سا ملک ہے جس کا رقبہ صرف دس ہزار میل ہے۔ اس کے بالمقابل امریکہ کا رقبہ تیس لاکھ چھبیس ہزار سات سو نواسی مربع میل ہے۔ مگر وہ فلسطین میں یہود کے داخلہ پر زور دیتا ہے۔ اور باہر سے یہود کو لا کر اصل باشندوں کو محروم کر کے ان کے لقمہ کو چھینتا اور علاقہ کو تقسیم کرواتا ہے۔

امریکہ کو اس بات کا یقین ہے کہ فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام سے اسے مڈل ایسٹ کی سیاسیات اور اقتصادیات میں کافی دخل حاصل ہو جائے گا۔ نہ مشرق وسطےٰ میں اپنا مالی جال یہودی سرمایہ داروں کے ذریعہ ڈال دیتا ہے امریکہ سمجھتا ہے کہ فلسطین میں یہودی حکومت کی تحریک چلانے میں امریکن یہودیوں کا بہت حصہ ہے۔ اس لئے بھی فلسطین میں اسے کافی اقتدار حاصل ہو جائیگا۔

تبلیغ کیلئے خدمتِ خلق نہایت ضروری ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ اس لئے قائم کی گئی تھی کہ نوجوان خدمت خلق کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں۔ اگر وہ خدمت خلق کرتے تو یقیناً تبلیغ کے رستے کھل جاتے راستہ بھولے ہوئے کو بتلانا بے شک خدمت خلق ہے۔ لیکن اس طرح تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ ایسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے محلہ اور اپنے گاؤں میں بیواؤں اور محتاجوں کی خدمت کریں۔"

(فرمودہ ۲۳ اکتوبر ۵۰ء مجلس شوریٰ)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق آپ اپنے ارد گرد کے لوگوں کی جو محتاج ہیں خدمت کریں۔ آپ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی خدمت کریں گے اور خدا تعالےٰ آپ کے لئے تبلیغ کے راستے کھول دیگا کیونکہ خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کا اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ خدمت خلق ہے۔ اور خدمت خلق ہی بہترین ذریعہ ہے لوگوں کے قلوب فتح کرنے کا۔ پس آئیے اور خدمت خلق کے ہتھیار سے لیس ہو کر لوگوں کے قلوب کو فتح کیجئے اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کرے۔

مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے نعم البدل

مکرم چودھری فضل الدین صاحب ننگلی (حال مقیم صدر بازار خانپور مکان نمبر ۱۶۶ بہاولپور) کا لڑکا عزیزم جلال الدین مورخہ ۲ مئی ۵۱ء کو فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد ... ننگلی از رتن باغ)

ہم روحانی ترقی کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

س - "ہم روحانی ترقی کس طرح کر سکتے ہیں؟

ج - روحانی ترقی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنے قلب کا مطالعہ کرتا رہے۔ روحانی ترقی یہی ہوتی ہے کہ انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج اور مراتب کا حال معلوم ہوتا جائے اور اس کا ذریعہ یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کے قلب میں نیک تحریکیں زیادہ ہوتی ہیں یا بد اگر نیکی کی تحریکیں زیادہ ہوں۔ تو سمجھ لے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف ملائکہ اس کا قدم بڑھا رہے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ انسان اپنی نمازوں کو۔ اپنے روزوں کو۔ اپنے چندہ کو دیکھے کہ ان میں میں نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اسے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے قلب میں کیا تحریکیں ہوتی ہیں۔ اس کا قلب اسے زیادہ نماز۔ زیادہ روزے۔ اور زیادہ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یا نہیں اگر قلب حکم نہیں دیتا۔ تو سمجھ لے۔ کہ جو کچھ کر رہا ہے۔ وہ صرف ایک ابتدائی کوشش ہے یا عادت ہے یا ریا ہے اور خدائی کام نہیں۔ اگر نمازیں پانچ چھوڑ دس بھی پڑھتا ہے یعنی علاوہ فرائض کے پانچ وقت نوافل ادا کرتا ہے مگر اس کا قلب نماز سے متنفر ہے تو معلوم کرلے کہ ابھی وہ ایسے مقام پر نہیں پہنچا کہ ملائکہ کا اس سے تعلق قائم ہو جائے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ ابھی وہ ابتدائی کوشش کے مقام پر بھی نہیں پہنچا۔ بلکہ اس کا نفس رسماً عادتاً یا ریاءً اس سے پڑھا رہا ہے اور اگر اسے ابھی عمل کی توفیق نہیں ملی۔ مگر اس کے دل میں نیک تحریکیں ہو رہی ہیں۔ تو سمجھے کہ فرشتے اس سے تعلق پیدا کر رہے ہیں۔ پس تم اپنی نمازوں۔ اپنے روزوں وغیرہ ..... سے اپنی حالت کا اندازہ نہ کرو۔ بلکہ تمہارے دل میں جو کچھ ہو۔ اسکو دیکھو جن قوموں کے دل خراب ہو جاتے ہیں۔ وہ خواہ ظاہر طور پر کتنی ہی مضبوط ہوں گر پڑتی ہیں۔ روس کو ہی دیکھ لو کتنی بڑی حکومت تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی اس کے متعلق چونکہ پیشگوئی تھی اسلئے ان لوگوں کے دل خراب ہو گئے اور اس کی ساری سلطنت خراب ہو گئی۔ حالانکہ ظاہری خرابی سے معاً پہلے وہ ایک زبردست حکومت سمجھی جاتی تھی۔ تو کسی انسان کو اپنے متعلق نمازوں۔ روزوں اور زکوٰۃ سے فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ میں نے نیکی اور تقویٰ میں کس قدر ترقی کی ہے۔ بلکہ اپنے قلب کے اندر جو چیز ہے۔ اس سے اپنی نیکی اور تقویٰ کو دیکھے۔ اگر اس کے دل میں نیک تحریکیں بڑھ رہی ہیں تو سمجھ لے کہ ملائکہ کا پرتو جو اس پر پڑتا ہے وہ بڑھ رہا ہے۔ خواہ ابھی تک بعض گناہ اس سے نہ چھوٹے ہوں اور اگر برائی کی تحریکیں اس کے قلب میں بڑھ رہی ہیں۔ تو خواہ اچھا کام کرتا ہو۔ یہی خیال کرے کہ اس کا شیطان سے تعلق بڑھ رہا ہے۔ پس .... نمازیں زیادہ پڑھنا روزے زیادہ رکھنا۔ ایمان کی علامت نہیں۔ تمہیں اپنے قلوب کو دیکھنا اور ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ لوگوں کا کام تمہارے متعلق یہ ہے۔ کہ تمہارے اعمال کا مطالعہ کریں۔ لیکن تمہارا کام اپنے متعلق یہ ہے کہ اپنے قلب کا مطالعہ کرو۔

(ملائکۃ اللہ $\frac{۸۳}{۸۴}$ تقریر حضرت امیر المومنین ۱۹۲۰ء)

س - کیا دنیا میں نیکی زیادہ ہے یا بدی؟

ج - "اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ شیطانی اور ملائکہ کی تحریکات کا مقابلہ اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ برے لوگ زیادہ ہیں یا نیک بلکہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ ہر انسان کے اندر نیکی کی تحریک زیادہ ہوتی ہے یا برائی کی۔ اس بات کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ لوگوں کے اکثر کام نیکی پر زیادہ مشتمل ہوتے ہیں بہ نسبت بدی کے۔ اور بدی صرف اس لئے زیادہ نظر آتی ہے کہ وہ گھناؤنی شئے ہونے کے سبب نمایاں نظر آتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت سب لوگ جہنم سے نکل آئیں گے۔

ایک شخص جو چوری کرتا ہے۔ اسے بڑا بدمعاش اور برا انسان کہا جائیگا۔ مگر کئی عیب ہونگے جو اس میں نہیں ہوں گے۔ اور کئی اچھی باتیں ہوں گی جو اس میں پائی جاتی ہوں گی۔ گویا اس میں کئی نیکیاں ہوں گی۔ اور چوری کرنا ایک برائی ہوگی۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ جس میں برائیاں زیادہ ہوں۔ اور اس کے مقابلہ میں نیکیاں کم ہوں تو نیکی دنیا میں زیادہ ہوتی ہے اور برائی کم۔ مگر چونکہ برائی پر ہر ایک کی نظر پڑتی ہے۔ اسلئے وہ نمایاں طور پر نظر آجاتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ جس کا صرف ناک کٹا ہو اور باقی اعضاء بالکل درست ہوں تو اسکے ناک پر ہی نظر پڑے گی اور باقی اعضاء کی خوبصورتی کوئی نہ دیکھے گا۔ تو نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکن لوگوں کی نظر برائی پر پڑتی ہے۔ اسلئے اسی کو زیادہ نمایاں سمجھا جاتا ہے۔

(ملائکۃ اللہ تقریر ۱۹۲۰ء صفحہ ۸۸)

مرسلہ احقر خلیل عفی اللہ از ربوہ

احمدیت کے متعلق احرار کی پیدا کردہ

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

۱- احراری - احمدیوں کا قرآن الگ - ان کا رسول الگ ان کا مذہب الگ - یہ ہم مسلمانوں سے قطعی الگ ہیں۔

احمدی - اس افترا کے جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(الف) "نوع انسان کے لئے اب روئے زمین پر کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ" (کشتی نوح صفحہ ۲۸-۲۹)

ب "عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ خدا ایک، محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں"۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۳)

۲- احراری - چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے بونڈری کمیشن کے سامنے "مرزائیوں کو اقلیت قرار دیکر گورداسپور کو انڈین یونین میں شامل کروا دیا۔ اگر گورداسپور پاکستان کا حصہ ہوتا۔ تو کشمیر کا جھگڑا پیدا ہی نہ ہوتا۔

احمدی - یہ جھوٹا پروپیگنڈا آپ لوگوں نے محض احمدیوں کو بدنام کرنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کیا ہے مگر اس کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ گورنمنٹ پاکستان نے جو اسکی تردید کے لئے اعلان شائع کیا ہے اس کو من وعن درج کر کے پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک طرف اس الزام کو پڑھیں جو احراری جماعت احمدیہ پر لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس تردید کو ملاحظہ فرمائیں جو گورنمنٹ پاکستان نے کی ہے اور پھر احراریوں کی پاکستان دشمنی اور تخریب پسندی کو دیکھیں کہ وہ اب بھی لگاتار اسی پروپیگنڈا میں مشغول ہیں۔ جس کی گورنمنٹ پاکستان واضح طور پر تردید کر چکی ہے

گورنمنٹ پاکستان نے ۲۹ر مئی ۱۹۵۰ء کو جو اعلان شائع کیا وہ یہ ہے:-

"یہ کہا گیا ہے کہ جولائی ۴۷ء میں بونڈری کمیشن کے روبرو آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں (موجودہ وزیر خارجہ پاکستان) نے مسلم لیگ کی طرف سے کیس پیش کرتے ہوئے اس بات پر اصرار کیا کہ انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور پھر بحث کے دوران میں انہوں نے کمیشن سے کہا کہ قادیان کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے دوران بحث میں اس بات پر بھی زور دیا کہ احمدیہ جماعت عام مسلمانوں سے ایک علیحدہ امتیازی حیثیت کی مالک ہے پھر ان مفروضہ بیانات کی بناء پر بحث کی جاتی ہے کہ آنریبل چوہدری صاحب کی اس بحث نے کہ جماعت احمدیہ ایک علیحدہ فرقہ ہے۔ گورداسپور کے مسلمانوں کی عام آبادی کے تناسب کو کم کر دیا۔ اور کمیشن نے اس جماعت کی علیحدہ حیثیت کی وجہ سے گورداسپور کے مسلم اکثریت والے ضلع کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر پاکستان کی حدود سے نکال دیا۔ ایوارڈ کی رو سے اسے پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے تھا حکومت کو یہ اعتراضات سنکر سخت تعجب اور حیرت ہوئی ہے کیونکہ اسے پہلے ہی یہ علم تھا کہ ان اعتراضات میں کوئی حقیقت نہیں اور یہ اصلی واقعات کے بالکل خلاف ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حکومت نے ان اعتراضات کی پوری پوری تحقیقات کی جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ الزامات اور اعتراضات کلیتہً بے بنیاد خلاف واقعہ اور جھوٹے ہیں۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہرگز جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش نہیں ہوئے۔ نہ آپ نے ان کی طرف سے کسی کیس کی وکالت کی۔ اور نہ انہوں نے کبھی بحث کے دوران میں وہ باتیں کہیں۔ جو ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں"۔

۳- احراری - تحریک احمدیت انگریزوں کی پیداوار ہے اور یہی وجہ ہے کہ انگریزوں کے اشارے پر "مرزا صاحب" نے جہاد کو ہمیشہ ہمیش کے لئے حرام قرار دیدیا۔

احمدی - یہ غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ ہمیش کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا ہے حکومت انگریزی میں چونکہ ہر مسلمان اپنے مذہبی فرائض کو آزادی سے بجالا سکتا تھا۔ اور جس طرح پادری عیسائیت کی تبلیغ کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح مسلمانوں

کو بھی اپنے مذہب کی اشاعت کی کھلی اجازت تھی۔ اس لئے حضور نے فرمایا کہ:۔

"میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔" (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۸)

اور یہ وہ بات ہے۔ جو مسلمہ بزرگان دین کہتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جو تیرھویں صدی کے مجدد بھی تھے۔ ان سے جب کسی احرار کے مثیل نے سوال کیا کہ حضرت

"آپ اتنی دور سکھوں سے جہاد کرنے کیوں جاتے ہو۔ انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں وہ دین اسلام کے کیا منکر نہیں ہیں؟ گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ سید صاحب نے جواب دیا۔ کہ کسی سے ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے۔ انگریزوں کا یا سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے کے مزاحم ہوتے ہیں۔...... سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی۔ اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کوئی ہم پر زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے۔ ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاء سنن سید المرسلین ہے۔ جو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔ اور خلاف اصول مذہب طرفین کے خون بلا سبب گرادیں۔ یہ جواب باصواب سنکر سائل خاموش ہو گیا۔ اور اصل غرض جہاد کی سمجھ لی" (سوانح احمدی کلاں صفحہ ۷۱ مؤلفہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری)

معلوم ہوتا ہے۔ اس سائل کی غرض جہاد کے اصل مقصد کو سمجھنا تھا۔ سو وہ جب اسے سمجھا دیا گیا۔ تو وہ خاموش ہو گیا۔ مگر یہ سائل کچھ ایسے عجیب واقع ہوئے ہیں کہ لاکھ سمجھاؤ۔ یہ "میں نہ مانوں" کی رٹ لگاتے ہی چلے جاتے ہیں۔ کیا احرار کے اس رویہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ احرار کی اصل غرض نیک نیتی سے اپنی غلط فہمیوں کا ازالہ کروانا

نہیں ہے۔ بلکہ سادہ لوح مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو غلط رنگ میں برانگیختہ کر کے اپنے مخصوص مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ اچھا اور سنیئے:۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے۔

"اثناء قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید وعظ فرما رہے تھے ایک شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا۔ کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا۔ کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے۔ کہ ان پر جہاد کیا جائے۔" (دیکھو سوانح احمدی کلاں صفحہ ۵۷)

یہی مذہب سر سید احمد خان مرحوم۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دیگر سرکردہ مذہبی اور سیاسی لیڈروں کا تھا۔ بلکہ جمعیۃ العلماء ہند کا تو اب بھی یہی مسلک ہے۔ کہ ایسی سرکار جو مذہبی آزادی دے۔ اس سے جہاد جائز نہیں ہے۔

(الجمعیۃ دہلی ۱۵ مئی ۱۹۵۰ء)

باقی رہا یہ امر کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے ایسا فتویٰ دیا۔ اس کی تردید کے لئے صرف اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ اگر حضور کا مقصد انگریزوں کو خوش کرنا ہوتا۔ تو ان کے "خدا" حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے ان کے صلیبی مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر اسلام کی زندگی کے سامان نہ پیدا کرتے بلکہ تمہاری طرح انہیں چوتھے آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ تسلیم کر کے صلیبی مذہب کی تائید و حمایت کرتے۔

جہاد بالسیف کو وقتی طور پر حرام قرار دینے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد تو محض یہ تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو۔ جو بخاری شریف میں بدیں الفاظ درج ہے کہ "یضع الحرب" یعنی مسیح موعود شرائط جہاد نہ پائے جانے کی وجہ سے وقتی طور پر جہاد کو ملتوی کر دیں گے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

ضروری اعلان

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی صحت کی خرابی کے پیش نظر تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ پہلے سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ "میں ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہوں۔ سلسلہ کا کام بھی اسی حالت میں کرنا پڑتا ہے۔ ملاقاتیں نہیں ہو سکتیں۔ ایسی حالت میں ملاقات پر زور دینا ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے۔ مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی"۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ محمد شریف صاحب نمک ڈیلر بدوملہی کی چھوٹی بچی امۃ السلام بشریٰ عمر ڈیڑھ سال بوجہ اسہال تپ بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب کرام اسکی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) خاکسار کا بچہ حمید اللہ (بعمر دو سال) کافی عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ بے حد کمزور ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ اس عزیز کی شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (خاکسار محمد عبداللہ اعجاز) (۳) صادق محمد صاحب احمدی عرصہ تین ماہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے سخت بیمار رہیں۔ نیز میری لڑکی کے لئے بھی احباب کرام سے استدعا کی جاتی ہے۔ (عبدالواحد مبلغ سلسلہ لاہوہ)

وزیر خارجہ کا بیان (بقیہ صفحہ اول): چودھری ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ان تمام مسائل کو پرامن ذرائع سے حل کرنا ضروری ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کا موجودہ طریقہ نہ صرف ان کو حل کرنے میں ناکام ہوگا بلکہ بعض علاقوں کی موجودہ صورت حالات کو اور زیادہ نازک اور خراب کر دیگا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ ان مسائل کو ایسا ہی اہم خیال کرنا چاہیئے۔ جیسے کہ جنگی مسائل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر عوام کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ زمانہ امن کی قیادت اپنی ذمہ واریوں کو سنبھالنے کے قابل نہیں ہے۔ تو بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے پرامن طریقوں پر ان کا اعتماد باقی نہیں رہے گا۔ انہوں نے انتباہ کیا۔ کہ اگر ان پیچیدہ مسائل کو جلد حل نہ کیا گیا۔ تو صورت حال اتنی خراب ہو جائے گی۔ کہ اسے پھر سنبھالا نہ جا سکے گا۔

جاپانی صلحنامہ کا مسودہ آئندہ ہفتہ مکمل ہو جائیگا

لندن ۱۰ جون - سفارتی حلقے یہ امید ظاہر کر رہے ہیں کہ آئندہ ہفتہ جب کہ صدر ٹرومین کے گشتی سفیر مسٹر جان فاسٹر ڈلز پیرس سے واپس آجائیں گے - جہاں وہ کل لندن سے گئے ہوئے ہیں - تو اسوقت جاپانی صلحنامہ کا مسودہ بہ اتفاق آراء مکمل ہو جائے گا -

اس ہفتہ کے دوران میں برطانیہ اور امریکہ کے درمیان باقی ماندہ اختلاف رفع کرنے کی خاطر مسٹر ڈلز نے لندن میں جو بات چیت کی ہے - اس میں کافی حد تک کامیابی ہوئی ہے -

خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی نئی دشواری پیش نہ آئی - تو غالباً یہ ممکن ہو سکے گا کہ مسودہ کو دولت مشترکہ نیز دوسرے متعلقہ ملکوں کو پیش کرنے کے بعد صلحنامہ پر دستخط کے لئے آئندہ مہینہ کانفرنس طلب کی جائے گی -

اعلان کیا گیا ہے کہ اس مسودہ پر کناڈا نے امریکہ کے ساتھ اتفاق کا اظہار کر دیا ہے (اسٹار)

مزید مصری فوجی اتاشی

اسکندریہ ۱۰ جون - بتایا گیا ہے کہ مصری وزیر جنگ و بحریہ مصطفےٰ النصرت بے اس منصوبہ پر غور کر رہے ہیں کہ تمام ایسے مصری سفارت خانوں اور لگیشن میں جہاں اب تک فوجی اتاشی مقرر نہیں ہوئے ہیں - انکا تقرر کر دیا جائے - مطالعہ کے بعد یہ منصوبہ مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صالح الدین نے کو پیش کر دیا جائے گا - (اسٹار)

اینگلو مصری سوسائٹی کا اجلاس

لندن ۱۰ جون - اینگلو مصری سوسائٹی کا جو اجلاس مصری سفارت خانہ میں منعقد ہوا - اس میں متوفی لارڈ برڈووڈ اور سر ولیم گڈ الف کی جگہ سر رینالڈ چیل اور سر فریڈرک لیتھ روس کو بہ اتفاق رائے صدر منتخب کیا گیا - مصری سفیر عبد الفتح امر پاشا نے گذشتہ سال کے اجلاس کے مقابلہ میں اس سال حاضرین کی تعداد میں اضافہ کا خاص طور پر ذکر کیا - اور اس سوسائٹی اور مصری تعلیمی بیورو کے درمیان دوستی اور خیر سگالی کے بے شمار امکانات ہیں - انہوں نے آخر میں کہا - کہ اینگلو مصری دوستی کو زیادہ استوار بنانے کے لئے جو ہمیشہ بار آور ثابت ہوئی ہے - اس سوسائٹی کی مدد کرنی مناسب ہے - (اسٹار)

رمضان المبارک میں شام کے دفتری اوقات

دمشق ۱۱ جون - رمضان کے دوران میں شام میں دفتر کے اوقات صبح آٹھ بجے کی بجائے دن کے دس بجے سے دو بجے تک کر دیئے گئے ہیں - شامی کابینہ نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے - کہ مسلمان افسروں کو اچھی طرح سونے اور اطمینان سے افطار کرنے کا وقت مل سکے - کابینہ نے پولیس کو بھی ہدایت کی ہے - کہ وہ بھی اس مقدس مہینہ میں عوام کے چال چلن کی نگرانی کرتی رہے - (اسٹار)

مغربی جرمنی میں ہوائی حملہ سے بچنے کی ہدایت

برلن ۱۰ جون - مغربی جرمنی میں یورپ کا واحد ملک ہے - جہاں ہوائی حملہ سے بچنے کے لئے کوئی شہری طریقہ مرتب نہیں کیا گیا ہے - اب ملک کے ہر گردڑ باشندوں کو ہوائی حملہ سے بچنے کے طریقے بتانے کے لئے ہدایات کا کتابچہ جاری کیا جانیوالا ہے ـــــ یہ کتابچہ جون میں مرتب کیا جا رہا ہے - اس میں شہری آبادی پر ایٹمی اور جراثیمی جنگ کے اثرات کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ سے حاصل کی ہو - تازہ ترین تکنیکی معلومات درج ہونگی (اسٹار)

مصر کو اخباری کاغذ کی ضرورت

لندن ۱۱ جون - مصر کے قونصل جنرل برائے کناڈا حسن محمد الحکم بے انگلستان سے نیویارک روانہ ہو گئے - جہاں سے وہ اپنا عہدہ سنبھالنے اوٹاوہ واپس جائیں گے - حسن بے نے اسٹار کو بتایا - کہ ان کا پہلا کام یہ ہوگا - کہ کناڈی حکام سے مل کر مصر کو زیادہ مقدار میں کاغذ بالخصوص نیوز پرنٹ دلانے کی کوشش کریں - وہ بتائیں گے کہ کناڈی اور امریکی اخباروں کے مقابلہ میں مصر کو مجبوراً اپنے اخباروں کا حجم کم کرنا پڑا ہے - (اسٹار)

ترک حجاج کے لئے سہولت

دمشق ۱۱ جون - شامی حکومت کے ایک حکم کے مطابق اس سال مکہ جانے والے ترک حاجیوں کو بھی وہی سہولتیں پیدا کی جائیں گی - جو شامی حجاج کو پیدا کی جاتی ہیں - پولیس کے خاص دستے متعین کئے گئے ہیں - جو شام میں ترک حاجیوں کی راہنمائی کریں گے - اور سمندر یا ہوا سے ان کی حجاز کو روانگی میں آسانی پیدا کریں - (اسٹار)

امیر فیصل کا نیا عہدہ

مکہ ۱۱ جون - شاہ ابن سعود کے پوتے امیر عبداللہ فیصل کو وزیر داخلہ و صحت مقرر کیا گیا ہے (اسٹار)

جاپان عالمی منڈیوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

لندن ۱۱ جون - یہاں کے تجارتی حلقے یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ جاپان بین الاقوامی تجارت میں اب اپنی اہمیت کو بڑھانے کی کوشش کرے گا - خیال کیا جاتا ہے کہ صلحنامہ پر دستخط ہونے کے بعد یہ کوشش شروع ہو جائے گی اور برطانیہ اور دوسرے ملکوں میں جن سے مقابلہ کی توقع ہے - انہوں نے اس تصادم کی تیاریاں شروع کر دی ہیں -

گذشتہ چند مہینوں کے دوران میں کپڑوں کے متعلق جاپان کے برآمد کنندگان کی رائے میں نمایاں تبدیلی ہوئی ہے اور ان میں سے بیشتر کی اب یہ رائے ہے کہ جاپان کو کسی پابندی اور امتیاز کے بغیر تمام منڈیوں میں تجارت کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے

مالیاتی حلقوں کا خیال ہے کہ صلحنامہ کے بعد جاپان کو برآمدی منڈیوں میں بہت زیادہ مواقع ہاتھ آئیں گے کیونکہ یہ قرینہ غالب ہے کہ امریکہ ہر اس طریق کار کی پوری پوری حمایت کرے گا - جس سے جاپان اپنے اخراجات خود برداشت کرنے کے قابل ہو سکے

امید کی جا رہی ہے کہ جاپان اور اسٹرلنگ علاقہ کے درمیان ادائیگی کا جو نیا انتظام ہوگا - اس سے گذشتہ چند سالوں کے مقابلہ میں جاپان کو زیادہ تجارتی سہولتیں میسر ہوں گی - (اسٹار)

لبنان میں لازمی فوجی تربیت

بیروت ۱۱ جون - لبنانی وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ لبنانی کابینہ کے سب سے پہلے کاموں میں سرکاری اور عوامی اسکولوں میں لازمی فوجی تربیت رائج کرنا بھی شامل ہوگا -

اخبارات کو پہلا بیان دیتے ہوئے وزیر اعظم عبداللہ الیافی نے کہا کہ انہوں نے اور ان کے رفقاء نے ملک کی خدمت کا عہد کیا ہے وہ لبنان کو ایسی بین الاقوامی حیثیت دینے کی کوشش کریں گے - جو اس کے شایان شان ہے - عوامی بہبود کا انتظام کریں گے اور قومی مفاد کی حفاظت کریں گے - (اسٹار)

ہ اور اقوام متحدہ کی فوجوں کو کم سے کم نقصان ہو یقین کیا جاتا ہے کہ امریکی اور برطانوی آراء اس پر تقریباً متفق ہو گئی ہیں - کہ جب فوجی صورت حال اجازت دے اور دشمن بات چیت کے لئے آمادہ ہو اسوقت کوریا کی جنگ بند کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے - (اسٹار)

دہلی میں لاسکی کی یادگار کیلئے چندہ

نئی دہلی ۱۱ جون - توقع ہے کہ جوانوں کے دو ادارے "دہلی سوشلسٹ یوسفہ لیگ" اور "دہلی سوشلسٹ اسٹوڈنٹس فورم" دہلی کے عوام سے لاسکی میموریل کے لئے کافی چندہ اکٹھا کریں گے -

ہیرلڈ لاسکی کی یادگار قائم کرنے کا اہتمام برطانوی لیبر پارٹی نے کیا ہے - جس کے وہ صدر تھے یہ یادگار سوشلزم اور اقتصادیات کے مطالعے کے لئے طلبا کو غیر ملکی وظائف کی شکل میں قائم کی جائیگی (اسٹار)

ٹانگانیکا کے آبادکاروں میں زمین کی تقسیم

نیروبی ۱۱ جون - یہاں یہ تجاویز مرتب کی جا رہی ہیں کہ ٹنگانا ٹیکا کے اندرونی علاقہ میں ۷۵۰۰۰ ایکڑ زمین آباد کاروں مہیا کی جا سکے -

سارے ملک میں سروئیر اس علاقہ کو مویشی پالنے اور کپاس ، شکر اور تمباکو کی کاشت کے لئے الگ الگ تقسیم کر رہے ہیں -

اگرچہ زیادہ زور بڑے پیمانہ پر دیسی پالنے اور غذائی پیداوار کے منصوبوں پر دیا جا رہا ہے لیکن بعض یورپی کاشتکاروں کو آباد کرنے کے بھی انتظام کئے جا رہے ہیں - (اسٹار)

جنگ کوریا کے متعلق امریکہ کے تازہ احکام

لندن ۱۰ جون - امریکی وزیر دفاع جنرل مارشل کے اچانک کوریا جانے کے متعلق واشنگٹن کے افسروں نے اس کی تردید کر دی ہے کہ اس کا تعلق مذاکرات صلح سے ہے اور اب یقین کیا جاتا ہے - کہ ان کے دورہ کوریا کا تعلق کوریا کی فوجی کارروائیوں کے سلسلہ میں "نئے قطعی احکام" سے تھا - جو امریکہ کے چیفس آف اسٹاف کچھ عرصہ سے مرتب کر رہے تھے

واشنگٹن کی خبریں مظہر ہیں کہ منصوبہ یہ ہے کہ کوریا میں خط متوازی سے ۱۰۰ میل شمال میں ایک ایسا خط دفاع قائم کیا جائے - جہاں سے مستقبل میں اشتراکیوں کے جوابی حملوں کا اس طرح جواب دیا جا سکے کہ دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے